اللہ پاک کے درود بھیجنے کا معنیٰ و مطلب کیا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FAM-650   تاریخ: 28-01-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض مقررین حضرات درود پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اس طرح کہتے ہیں کہ نماز اللہ نہیں پڑھتا، مگر ہمیں حکم ہے؛روزہ اللہ نہیں رکھتا مگر ہمیں حکم ہے؛زکوۃ اللہ نہیں دیتا مگر ہمیں حکم ہے، لیکن دُرود پاک ایسا عمل ہے کہ خود اللہ بھی بھیجتا ہے اور ہمیں بھی حکم فرماتا ہے۔اس حوالے سے یہاں دو سوال ہیں:

ایک یہ کہ دُرود کا معنیٰ تو دعا کرنا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل کے لیے دعا کرنے کا معنی کیسے درست ہو گا؟ اللہ عزوجل کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے کیا معنی ہیں؟

اور دوسرا یہ کہ کیا اس طرح کہنا درست ہے کہ دیگر اعمال نماز، روزہ، زکوۃ اللہ نہیں کرتا، ہمیں حکم دیتا ہے، لیکن درود پاک ایسا عمل ہے کہ خود اللہ بھی بھیجتا ہے اور ہمیں بھی حکم فرماتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دُرود اور دیگر اعمال کو بندوں کے افعال کے معنی کا اعتبار کرتے ہوئے عبادات کے طور پر لیں، تو اللہ تعالیٰ ان سب سے پاک ہے کہ خدا، معبود ہے، نہ کہ عابد اور اس معنیٰ سے ہٹ کر دیکھیں تو نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کے معروف معانی اللہ تعالیٰ کے حق میں ممکن ہی نہیں ، لہٰذا خدا ان سے پاک ہے سوائے لفظ زکوٰۃ کہ تزکیہِ عباد یعنی بندوں کو پاک کرنے کے معنیٰ میں خدا کے لئے قرآن مجید میں موجود ہے لیکن لفظِ

زکوٰۃ نہیں بلکہ تزکیہ یعنی پاک کرنا۔

ان سب کے مقابلے میں لفظ صلوٰۃ بمعنیٰ نماز اور بمعنیٰ درود میں مشترک ہے۔ اس میں نماز کے معنیٰ میں تو ہر گز خدا کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا، جبکہ درود کے معنیٰ میں استعمال ہو تا ہے اور قرآن مجید میں یہ لفظ موجود ہے، لیکن وہ بھی لفظی اشتراک ہے، حقیقی معنیٰ میں فرق ہے کہ بندوں کے حق میں صلوٰۃ یعنی درود، دعائے رحمت کے معنیٰ میں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے لئے رحمت نازل کرنے کے معنیٰ میں ہے اور دونوں معانی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بندوں کا درود، بندوں کے لئے شرف ہے اور خدا کا درود، اس کے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے شرف ہے۔

حقیقتِ حال اور حقیقتِ الفاظ تو یہ ہے، اس سے ہٹ کر تعبیرات کا معاملہ خطیبانہ نکتہ آفرینی ہے، جو کسی مفہوم میں درست ہے اور کسی باطل مفہوم میں بالکل غلط بھی ہو سکتی ہے۔ موقع محل کی مناسبت سے کلام کرنا چاہیے۔

تفسیر کبیر میں ہے:"الصلاة الدعاء يقال في اللغة صلى عليه، أي دعا له، وهذا المعنى غير معقول في حق الله تعالى فإنه لا يدعو له، لأن الدعاء للغير طلب نفعه من ثالث"ترجمہ: صلاۃ (لغت میں اس کا معنی) دعا ہے، لغت میں کہا جاتا ہے کہ اس پر صلاۃ کہی یعنی اس کے لیے دعا کی، اور یہ معنی اللہ تعالی کے حق میں عقل میں آنے والا نہیں کیونکہ وہ کسی کے لیے دعا نہیں کرتا، کیونکہ کسی کے لیے دعا کرنا، تو وہ تیسرے سے اس کے لیے نفع طلب کرنا ہے (اور ظاہر ہے کہ یہ معنی اللہ عزوجل کے حق میں مُحال ہے)۔

(تفسیر کبیر، جلد 25، صفحہ 181، دار إحياء التراث العربي، بیروت)

آیتِ درود کے تحت تفسیر بغوی میں ہے:" إن الصلاة من الله في هذه الآية الرحمة، ومن الملائكة الاستغفار، ومن المؤمنين الدعاء"ترجمہ: اس آیتِ (درود) میں اللہ عزوجل کی طرف سے صلاۃ، تو وہ رحمت (نازل فرمانا) ہے، فرشتوں کی طرف سے استغفار کرنا ہے اور مؤمنین کی طرف سے دعا کرنا ہے۔ **(تفسیر بغوی، جلد 1، صفحہ 85، دار إحياء التراث العربي، بیروت)**

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”صلوٰۃ کا لغوی معنی دعا ہے، جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے تو اس سے مراد رحمت فرمانا ہے اور جب اس کی نسبت فرشتوں کی طرف کی جائے تو اس سے مراد اِستغفار کرنا ہے اور جب اس کی نسبت عام مومنین کی طرف کی جائے تو اس سے مراد دعا کرنا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ص۶۳۴) علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: (یہاں آیت میں) اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے سے مراد ایسی رحمت فرمانا ہے جو تعظیم کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور فرشتوں کے درود بھیجنے سے مراد ان کا ایسی دعا کرنا ہے جو رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کے لائق ہو۔ (صاوی، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۵ / ۱۶۵۴)۔“

(تفسیر صراط الجنان، جلد8، صفحہ79، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

27 رجب المرجب 1446ھ / 28 جنوری 2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے